

رسائل وسائل

تقدس کا مجروح ہونا

ایک طالبہ کا سوال تھا کہ اس کے والد کے دوست نے ٹوٹن پڑھائی اور اس دوران اسے غلط راہوں پر لے گئے۔ اب اپنی عملی زندگی کے آغاز پر وہ احساس گناہ سے پریشان ہے، کیا کرے؟

جواب : آپ کا خط پڑھ کر بہت صدمہ ہوا کہ کسی استاد نے آپ کی سادہ لوچ اور جذباتیت کو تاجائز طور پر اپنی تسلیم کا ذریعہ بنایا۔ اللہ تعالیٰ ان صاحب کو ہدایت دے اور وہ آپ کی طرح کسی اور طالبہ کو اپنے جال میں پھنسانے میں کامیاب نہ ہوں۔ آپ کے خط سے تین اہم نکات ابھرتے ہیں:

پہلی بات یہ کہ الف نے آپ کے والد صاحب سے اپنے تعلقات اور ان کے اعتماد فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی غم بھری کہانی آپ کو سنائی کہ آپ کے دل میں اپنے لیے ہمدردی پیدا کی اور پھر آپ کے ساتھ نازیبا رو یہ اختیار کیا۔ یہ اخلاقی اور قانونی دونوں حیثیت سے ایک جرم ہے۔ اس جرم میں خاموش کردار کی حیثیت سے آپ بھی برابر کی شریک ہیں۔ الف کی طرف سے پہلی مرتبہ جو کوشش ہوئی تھی اس کے بعد آپ کو اس سے قطع تعلق کر لینا چاہیے تھا، چاہے اس کا اثر آپ کی تعلیم پر پڑتا۔

دوسری اہم چیز اس سلسلے میں یہ ہے کہ اسلام وہ واحد دین ہے جو ایک غلطی کرنے والے کو غلطی کے احساس کے بعد احساس گناہ سے نکال کر دوبارہ پاک صاف اور حقیقی زندگی میں واپس لے آتا ہے۔ یہ خلوص نیت سے توبہ و استغفار کرنے کے نتیجے میں ماضی کو مکمل طور پر محور کر دیتا ہے۔ گویا اب جب کہ اس تائی تجربے سے گزرنے کے بعد آپ کو یہ احساس ہوا کہ آپ نے بھی الف کی طرح غلطی کی تھی اور اب آپ اس احساس گناہ سے اپنے آپ کو نکالنا چاہتی ہیں تو اسلام آپ کو امید اور بشارت دیتا ہے اور ماضی کی غلطیوں کو مکمل طور پر احساس گناہ سے بالکل پاک کر دیتا ہے۔ سورہ مومن میں اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”اس کتاب کا نزول اللہ کی طرف سے ہے جو زبردست ہے، سب کچھ جاننے والا ہے، گناہ معاف کرنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے..... (۲:۳۰)۔ گویا گناہ کرنے کے بعد جیسے ہی غلطی کا احساس ہو اور انسان توبہ و استغفار کی طرف مائل ہو،

تو وہ اپنی رحمت سے اپنے بندے کے ماضی کو مجوکر کے اسے نبی زندگی دے دیتا ہے۔

غلطی کا صادر ہونا بلاشبہ کمزوری کی علامت ہے لیکن یہ وہ کمزوری ہے جو انسان شیطان کے بھکارے میں آ کر اکثر کر بیٹھتا ہے۔ حضرت آدم شیطان کے بھکارے میں آ کر ممنوعہ درخت کے قریب گئے۔ اور پھر جب غلطی کا احساس ہوا تو اللہ رب کریم سے مخاطب ہوئے: ”اے ہمارے رب، ہم نے اپنے اوپر تم کیا، اب اگر تو نے ہم سے درگزرنہ فرمایا اور رحم نہ کیا تو یقیناً ہم تباہ ہو جائیں گے“ (الاعراف: ۲۳)۔

اسی طرح اللہ کے ایک اور نبی حضرت یونس نے جب اللہ تعالیٰ کی اجازت اور حکم کے بغیر اپنی قوم سے علیحدگی اختیار کرنی چاہی تو اللہ تعالیٰ نے انھیں ایک مچھل کے پیٹ میں قید کر دیا۔ لیکن جیسے ہی انھیں اپنی غلطی کا احساس ہوا تو انہوں نے رب کریم سے دعا کی: ”نبیں ہے کوئی خدا مگر تو پاک ہے تیری ذات، بے شک میں نے قصور کیا“ (الأنبیاء: ۲۱)۔

حقیقت یہ ہے کہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی یہ شان ہے کہ اپنے بندوں سے محبت اور ان پر رحمت کی وجہ سے ان کے گناہوں کو معاف کرے۔ سورہ ال عمرن میں اہل ایمان کے حوالے سے ایک انتہائی اہم زمینی حقیقت بیان کی جاتی ہے کہ ایمان کی دولت سے مالا مال ہونے کے باوجود کبھی بھول یا وسو سے کی بنا پر اگر وہ کوئی غلطی کر بیٹھتے ہیں تو محض کڑھتے نہیں بلکہ اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں اور وہ کمال محبت سے انھیں معاف کر دیتا ہے۔ فرمایا: ”دُوْزَ كَرْ چلو اس راہ پر جو تمہارے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف جاتی ہے جس کی وسعت زمین اور آسمانوں جیسی ہے اور وہ ان خدا ترس لوگوں کے لیے میبا کی گئی ہے جو ہر حال میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں خواہ بدحال ہوں یا خوش حال جو غصے کو پی جاتے ہیں اور دوسروں کے قصور معاف کردیتے ہیں۔۔۔ ایسے نیک لوگ اللہ کو بہت پسند ہیں۔۔۔ اور جن کا حال یہ ہے کہ اگر کبھی کوئی فخش کام ان سے سرزد ہو جاتا ہے یا کسی گناہ کا ارتکاب کر کے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو معاً اللہ انھیں یاد آ جاتا ہے۔ اس سے وہ اپنے قصوروں کی معافی یافتے ہیں کیونکہ اللہ کے سوا اور کوئی ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہو.....“ (آل عمرن: ۳-۱۳۳)۔

خط کشیدہ الفاظ کے مفہوم پر غور کیجیے تو معلوم ہوتا ہے کہ آیت ہمارے لیے آج ہی نازل ہوئی ہے۔ کیونکہ ہم جس طرح گناہ اور بعض اوقات فخش کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں، اسے اللہ ہی معاف کر سکتا ہے۔ کسی اور کے بس کی بات نہیں۔

یہاں قرآن یہ بات واضح کر دیتا ہے کہ صرف شرک ایک ایسا ظلم ہے جسے اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کرتا: ”اللَّهُ أَنْهِ شَرْكَ هِيَ كَوْمًا فَعَفَ نَبِيْنِ كَرَتَا“ (النساء: ۲۸)۔ مزید یہ کہ: ”اللہ کے ہاں بس شرک ہی کی بخشش نہیں ہے، اس کے سوا اور سب کچھ معاف ہو سکتا ہے جسے وہ معاف کرنا چاہے“ (آل عمرن: ۲)۔

جس غلطی کا ذکر آپ نے اپنے خط میں کیا ہے اس کا حل قرآن کریم نے بہت واضح الفاظ میں یوں پیش کیا ہے کہ جو اپنی حرکت سے تائب ہو جائے اور اصلاح کر لے، وہ اس کی نگاہ میں مقبول ہے (النور: ۲۳-۲۵)۔ رب کریم پاکار کر اپنے بندوں کو تم جیسے کمزور بندوں کو روش مستقبل کی خبر یوں دیتا ہے: ”(اے نبی) کہہ دو کہ اے میرے بندوں جھنوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ۔ یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ وہ تو غفور و رحیم ہے“ (الزمر: ۴۹-۵۳)۔

اپنے اس کرم کا، جان بوجھ کر یا بھول کر غلطی کا ارتکاب کرنے والے کے حوالے سے ذکر کرتے ہوئے گناہوں کو ٹوٹھا کنک لینے والا، مغفرت کر دینے والا، گناہوں کو دھوکر ایک گناہ گار کو برف کی طرح سفید بنادینے والا، اپنے عظیم کلام میں یوں مخاطب ہوتا ہے: ”تمہارے رب نے اپنے اوپر رحم و کرم کا شیوه لازم کر لیا ہے (یا اس کا رحم و کرم ہی ہے کہ) اگر تم میں سے کوئی نادانی کے ساتھ کسی برائی کا ارتکاب کر بیٹھا ہو، پھر اس کے بعد توبہ کر لے اور اصلاح کر لے تو وہ اسے معاف کر دیتا ہے اور زری سے کام لیتا ہے“ (الانعام: ۶-۱۰)۔ کلام الٰہی کے ان واضح ارشادات کے بعد جن میں ہم میں سے ہر غلطی کرنے والے بھولنے والے حد سے گزرنے والے فخش کا ارتکاب کرنے والے کے لیے سرتاسر مغفرت، رحم، بخشش اور محبت ہی محبت ہے، ہمارے لیے صرف ایک ہی راستہ رہ جاتا ہے کہ اللہ کی مغفرت کی طرف لپک لپک کر اس کے سامنے سر بخود ہو کر، نہ تاک آنکھوں کے ساتھ اپنی غلطی کا اعتراض اور پھر کبھی دوبارہ وہ غلطی نہ کرنے کا عزم صیم کریں، اور ماضی کو یکسر بھول جائیں۔ یہ وہ راستہ ہے جس میں نہ کوئی میڑ ہے نہ نامیدی نہ احساس گناہ، اور نہ توبہ کے بعد دل میں کسی قسم کی پریشانی۔ اس طرح نبی زندگی کے آغاز کے بعد آپ جس شخص سے بھی عقد کریں گی اس سے ماضی کے اس تلخ تجربے کے تذکرے کی کوئی ضرورت نہیں، اس لیے کہ ماضی میں جو کچھ ہوا، اسے اپنی توبہ نے ایک گناہ کی طرح سے دھو دیا۔

اس سلسلے میں بہترین طریقہ جو سنت مطہرہ سے ہمیں ملتا ہے وہ یہ ہے کہ ضوکر کے تہائی میں اللہ کے حضور دور کعت نفل کی نیت کیجیے اور اپنے رب سے خلوص نیت سے توبہ و استغفار کیجیے اور جو کچھ ماضی میں ہوا اس کا ذکر کبھی زبان پر بلکہ ذہن میں بھی نہ لایے۔ ان شاء اللہ رب کریم آپ کو ایمان، اعتقاد اور قوت کردار دے گا اور آپ اس دنیا میں اور آخرت میں اپنی نیکیوں کا بہترین اجر پائیں گی۔ چیز توبہ کے بعد اپنے بارے میں کبھی یہ بات ذہن میں نہ لایے کہ آپ کا اپنا کروار کسی سے کم تر ہے (پروفیسر ذاکنر انیس احمد)۔

اس رسائل میں اشتہار دینے والے اور اول یا افراد سے معاملات کی کوئی ذمہ داری ماہنامہ ترجمان القرآن کی انتظامیہ کی نہیں ہے۔ (اورہ)